محمد احمد حافظ

کیا پاکستان پر قادیانیوں کی حکمرانی ہے؟

ذہن تو اسی وقت ٹھنکا تھا' جب وزیر اعظم جمالی کے پرنسپل سیکرٹری کے لیے ناصر الدین احمد کا نام سامنے آیا تھا۔ اس بات میں اب کسی شک و شبے کی گنجائش نہیں کہ وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی کا پرنسپل سیکرٹری ناصر الدین احمد سکہ بند قادیانی ہے اور اس کا بھائی غیاث الدین احمد اس وقت بلوچستان کا چیف سیکرٹری ہے جو جمالی کے دور وزارت اعلیٰ میں پرنسپل سیکرٹری اور بعد میں دیگر کلیدی عہدوں پر فائز چلا آ رہا ہے۔

دیکھیے! طارق عزیز قادیانی بھی جنرل مشرف کا سابق سیکرٹری اور حال پاکستان قومی سلامتی کونسل کا سیکرٹری ہے۔ مزید یہ کہ سندھ اور پنجاب کی سیاست میں قادیانی اثر و رسوخ بھی اس وقت زبان زد عام ہے۔ بظاہر دیکھا جائے تو قومی سیاست میں کہیں قادیانی کردار نظر نہیں آتا' البتہ پس منظر میں رہ کر جو گل کھلائے جا رہے ہیں' واقفانِ حال ان کی وجہ سے سخت بے چین ہیں۔ صوبائی چیف سیکرٹری، پرنسپل سیکرٹری یا قومی سلامتی کونسل کا سیکرٹری ہونا معمولی بات نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری قومی و صوبائی سیاست اور نظم و نسق مملکت مکمل طور قادیانیوں کے ہاتھ میں ہے۔

قومی سلامتی کونسل کے سیکرٹری طارق عزیز کے کردار کے متعلق بی بی سی کا یہ تبصرہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو قومی انتخابات سے دو تین دن پہلے پاکستان کے اکثر اخبارات میں شائع ہوا۔ بی بی سی کے مطابق ''سول سروس کے اکاؤنٹس گروپ سے تعلق رکھنے والے سینئر افسر طارق عزیز لاہور ایف سی کالج سے فارغ التحصیل ہیں' جہاں وہ جنرل مشرف کے کالج فیلو رہے۔

جنرل مشرف' طارق عزیز سے جونیئر تھے مگر دونوں کا تعلق کافی قریبی تھا۔ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو جب جنرل مشرف نے نواز شریف حکومت کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قبضہ کیا تو اپنے دیرینہ دوست کو پرنسپل سیکرٹری کے طور پر منتخب کیا۔ تب سے اب تک یوں سمجھیے کہ وہ جنرل مشرف بلکہ پوری قومی سیاست کی ناک کا بال بنے بیٹھے ہیں۔

فوجی حکومت کے ابتدائی دنوں میں لاہور میں افواہیں گردش کرتی رہیں کہ گجرات کے چودھری برادران کے خلاف بدعنوانی اور مالیاتی اداروں کے قرضے معاف کرانے کے الزامات کے تحت قومی احتساب بیورو میں انکوائری چل رہی ہے اور بہت جلد انہیں گرفتار کر لیا جائے گا مگر بہت جلد طارق عزیز کا کرشماتی ہاتھ حرکت میں آیا اور چودھری برادران

کے خلاف موجود تمام فائلیں منوں مٹی تلے دب گئیں۔ اس لیے کہ جنرل مشرف ٹولے کو اپنے سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لیے ایسے ہی وڈیرے سیاستدانوں کی اشد ضرورت تھی جسے طارق عزیز نے نہ صرف بحسن خوبی پورا کیا بلکہ بعد میں ''پاکستان مسلم لیگ قائداعظم'' کی بنیاد بھی رکھی۔

یہ تبصرہ بی بی سی کا ہی ہے کہ ''الیکشن کے دنوں میں حکومت کی طرف سے کی جانے والی مبینہ اکھاڑ پچھاڑ کے لیے گو کہ صوبوں سے گورنر، چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری اور آئی جی پولیس استعمال ہوتے رہے مگر ان سب کے پیچھے اصل کردار طارق عزیز کا ہی رہا۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ مسلم لیگ (ق) کے امیدواروں کو انٹرویو کرنے والے بورڈ کا سربراہ بھی یہی قادیانی تھا۔''

ابھی زیادہ دنوں کی بات نہیں کہ اسلام آباد اور لاہور کے حکومتی حلقوں میں افواہیں گردش کر رہی تھیں کہ طارق عزیز کو پنجاب کا گورنر بنائے جانے کا امکان ہے۔ باخبر ذرائع نے بتایا تھا کہ ایسا اس لیے تاکہ صوبائی سیاست پر جنرل مشرف اپنا مکمل کنٹرول برقرار رکھ سکیں۔ ایوب خان کے دورِ حکومت میں تمام خرابیوں کا ذمہ دار سینئر بیوروکریٹ قدرت اللہ شہاب کو ٹھہرایا جاتا ہے حالانکہ شہاب اتنے طاقتور بیوروکریٹ نہیں تھے جتنا کہ طارق عزیز۔

مشرف کے دورِ حکومت میں وطن عزیز جن انقلاب وحوادث سے گزرا' وہ سب حقیقتاً جان لیوا تھے۔ ۱۱ ستمبر کے بعد سب سے بڑا حادثہ امریکہ کی دہشت گردانہ کارروائیوں میں فرنٹ لائن اسٹیٹ کا کردار ادا کرنا تھا۔ اس کے علاوہ ملک کو جس طرح آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی جھولی میں پھینک دیا گیا، پاکستان کے تمام اداروں کو جس طرح بیخ و بن سے اکھاڑنے اور لوٹنے کی کوشش کی گئی اس کی مثال پاکستان کی پچھلی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ٹیکس کے مسئلے پر تاجروں کو رگیدا گیا۔ جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا کیے گئے کہ قومی صنعتیں بند ہو کر رہ جاتیں۔ قومی اداروں سے ملازمین کی جبری بے دخلی، تمام قومی محکموں میں فوج کی شراکت، دینی مدارس اور مساجد کو سرکاری شکنجے میں کسنے کی تیاریاں، مجاہدین اسلام کے خلاف مسلسل کارروائیاں، پاکستان میں مادر پدر آزاد ماحول پیدا کرنے کے لیے فحاشی وعریانی کی کھلے عام سرکاری سرپرستی، پی ٹی وی کی بے لگام پالیسیاں اور ننگ دھڑنگ پروگرام، جشن بہاراں کے نام پر پوری قوم کو مبتلائے لہو ولعب کرنے کی سرکاری کوششیں، بھانڈوں، میراثیوں اور طوائفوں کو قوم کے ہیروز بنانے کی ابلیسانہ سعی۔ یہ سب باتیں سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ پاکستان اور اسلام کے ساتھ ادنیٰ وابستگی رکھنے والا ایسا سوچ سکتا ہے' نہ کر سکتا ہے۔ یقیناً اس قومی ادبار کے پیچھے ملک دشمنوں کا ہاتھ ہے اور قادیانیوں سے بڑھ کر ملک دشمن کون ہو سکتا ہے؟

ذرا اندازہ لگائیے! قادیانی افراد ملک کے اہم ترین مناصب پر فائز ہیں اور وہ اپنے عہدوں کے ناجائز استعمال پر ذرہ بھر بھی نہیں چوکتے ہیں۔ طارق عزیز، ناصر الدین احمد اور غیاث الدین احمد دھڑا دھڑ اپنے ہم منصبوں کو سرکاری

ملازمتیں دلوا رہے ہیں۔ طارق عزیز کی شیطانی چالوں سے تو ایک مرتبہ خدشہ پیدا ہو چلا تھا کہ آئین میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی دفعات ختم کر دی جائیں گی۔

بھلا ہو قاری محمد حنیف جالندھری کا کہ انہوں نے گزشتہ سیرت کانفرنس منعقدہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ اسلام آباد میں جنرل مشرف صاحب سے قادیانیت کے متعلق برسرعام وضاحت طلب کر لی اور یہ معاملہ رفع دفع ہو گیا مگر قادیانی سازشیں اسی پر بس نہیں ہو گئیں، وہ متواتر اور پیہم گردش میں ہیں۔ قادیانی کی ارتدادی سرگرمیاں پہلے سے بڑھ گئی ہیں۔ لاہور کے مضافاتی علاقے، کراچی کی کچی آبادیاں، بلوچستان کے دور دراز علاقے اور سندھ میں تھر کا علاقہ خصوصیت کے ساتھ قادیانیوں کے آماج گاہ بن چکے ہیں۔

گزشتہ قومی الیکشن میں قادیانیوں کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ چناب نگر سے ہزاروں قادیانیوں کے نام ووٹروں کی فہرست میں درج کئے گئے۔ کراچی اور ٹھٹھہ کے قادیانی بھی مسلم ووٹروں کی فہرست میں آ گئے۔ طارق عزیز نے اپنے اثر و رسوخ سے بہت سے مقامات پر ق لیگ کے امیدواروں کو سہارا دینے کے لیے قادیانی آزاد امیدوار کھڑے کئے۔ چیچہ وطنی کا شہزاد قمر سعید اس کی ایک مثال ہے۔ مزید یہ کہ بیرون ممالک سے ہزاروں کی تعداد میں قادیانی الیکشن کے دنوں میں پاکستان واپس آئے اور انہوں نے متعلقہ امیدواروں کو ووٹ دیئے۔ پی آئی اے، سی بی آر محکمہ داخلہ، فوج اور انکم ٹیکس جیسے محکموں میں قادیانیوں کی بھرمار ہے۔ قادیانیوں کے ٹارگٹ عام طور پر غریب خاندان یا ذہین نوجوان ہوتے ہیں، جنہیں دین اسلام کی تعلیمات سے مکمل آگاہی نہیں ہوتی۔ چونکہ ملک میں بے روزگاری عام ہے، اس لیے نوجوان اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے انجانے میں دین و ایمان کی متاع سے دست بردار ہو کر قادیانیت کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔

پاکستان میں تین مرتبہ قادیانیت کے خلاف بھرپور تحریکیں چلائی گئی۔ پہلی ۱۹۵۳ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں، دوسری ۱۹۷۴ء میں حضرت مولانا یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں اور تیسری ضیاء الحق کے دور حکومت میں۔ آخر الذکر تحریک کے نتیجے میں وہ قوانین وجود میں آئے جو قادیانیت کی تبلیغ میں سدِ سکندری ثابت ہوتے ہیں بشرطیکہ ان کا صحیح اور برموقع استعمال کیا جائے۔

اس وقت تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر درجنوں تنظیمیں کام کر رہی ہیں، جن میں سرفہرست مجلس تحفظ ختم نبوت، تحریک تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ وغیرہ ہیں۔ یہ سب ہماری اپنی ہم مسلک جماعتیں ہیں اور اپنے اپنے انداز میں کام کر رہی ہیں۔ ان سب کا بلکہ تمام دینی جماعتوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ''مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' کے نام سے موجود ہے۔

اگر مذکورہ جماعتوں کے قائدین اس خوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلہ سننا گوارا پسند فرمائیں تو عرض یہ ہے کہ اتنی ساری جماعتوں کے کام کے باوجود پاکستان میں قادیانیت دن بدن تیزی کے ساتھ پروان چڑھ رہی ہے۔ اگر یوں کہا جائے کہ پاکستان پر اس وقت اصل حکمرانی قادیانیوں کی ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ سوچنا چاہیے کہ تحفظ ختم نبوت کا دم بھرنے والے جماعتوں کے کام کے باوجود ایسا کیوں؟ یا تو کام میں کوتاہی ہے یا پھر محترم قائدین اس سنگین مسئلے پر توجہ نہیں دے پا رہے۔ دونوں صورتوں میں نقصان ملک اور اہل وطن کا ہو رہا ہے۔

محترم قائدین سے دست بستہ عرض ہے کہ حالات کی سنگینی کا احساس فرمائیں اور پاکستان کو قادیانیت کے چنگل سے نکالنے کے لیے اجتماعی جدوجہد اور منظم تحریک کی بنیاد رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ اکابر کی جان جوکھوں کی محنت اکارت چلی جائے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو از سر نو بیدار و متحرک کرنے کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ محترم قائدین سر جوڑ بیٹھیں اور سوچیں کہ ہماری حکمت عملی میں کون سی غلطی ہے کہ سالانہ ختم نبوت کانفرنسوں، تبلیغی دوروں اور انگلینڈ میں جا کر قادیانیت کا کھلے عام پوسٹ مارٹم کرنے کے باوجود قادیانی عفریت تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے۔

معاف کیجیے! اب جلسوں، احتجاجوں اور ہڑتالوں کا دور نہیں رہا بلکہ کبھی بھی نہیں رہا ہے۔ کسی فتنے کو ختم کرنے کے لیے اسی کے مقابل مضبوط عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ قائدین تحریک تحفظ تحریک ختم نبوت سے گزارش ہے کہ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے حکمت عملی کو نئے سرے سے ترتیب دیں۔

اس وقت پاکستان میں قادیانی جس طرح چھا رہے ہیں اور کھل کھیل رہے ہیں، اس کی سنگینی ۱۹۵۳ء کے دور سے بھی سوا ہے۔ تب ایک ظفر اللہ قادیانی وزیر خارجہ تھا اور فوج میں قادیانیوں کی علیحدہ ''الفرقان بٹالین'' تھی مگر اب صورت حال بہت مختلف ہے۔ چاند پر قادیانیوں کا تعاقب ہو سکے یا نہیں؟ پاکستان میں قادیانیوں کا سخت اور تیز رفتار تعاقب ضروری ہو گیا ہے۔ خدانخواستہ اگر اس میں چوک ہوگئی تو ہم حضور ختمی مرتبت ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے اور کس طرح آپ ﷺ کی شفاعت کے طلب گار ہوں گے؟

سلیم الیکٹرونکس

ڈاؤلینس ریفریجریٹر کے بااختیار ڈیلر

حسین آگاہی روڈ۔ ملتان فون: 061-512338